سوال

(29) کاروبار میں نقصان ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علی اور عمران نے کاروبار میں پارٹنر شپ کی۔ علی 5 لاکھ لے کر آیا اور عمران گڈول پر عمران کام جانتا تھا جب کے علی کچھ نہیں بناء کسی تحریری معاہدہ کے کام شروع کیا گیا اور نفع میں آدھا آدھا طے کر لیا گیا

کاروبار میں نقصان ہوگیا اور علی کی رقم ڈوب گئ کاروبار بند ہوگیا اب علی کہتا ہے کی آدھا نقصان عمران مجھے دے گا یعنی ڈھائی لاکھ جب کے عمران کا کہنا ہے میں نقصان میں پارٹنر نہیں تھا لہذا میں نقصان نہیں دوگا عمران کا کہنا ہے کہ میری محنت اور ٹائم ضائع ہوا اور علی کی رقم لہذا برابر قرآن حدیث سے اس کا جواب مطلوب ہے کہ علی کی بات یا عمران کی بات صحیح ہے؟ جزاکم اللہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کاروبار کی اس شکل کو شریعت میں مضاربہ کہا جاتا ہے۔ اس میں ایک آدمی پیسہ لگاتا ہے جبکہ دوسرا محنت کرتا ہے اور منافع دونوں کے درمیان آدھا آدھا یا طے شدہ نسبت سے تقسیم ہوتا ہے۔ آپ کا اس انداز سے کاروبا کرنا تو جائز اور درست تھا، مگر پہلے ہی سب کچھ طے نہ کرنا ایک غلطی تھی، جس کا خمیازہ آپ بھگت رہے ہیں۔ آپ کو کاروبا شروع کرنے سے پہلے ہی شریعت کے مطابق سب کچھ طے کر کے لکھ لینا چاہئے تھا۔

کاروبار کی اس شکل میں اگر نقصان ہو جاتا ہے تو وہ مالک کا ہوتا ہے جس نے پیسہ لگایا ہے، اور اس نقصان میں سے عامل پر کوئی تاوان نہیں ہوتا۔ امام ابن قدامہ فرماتے ہیں :

"وَالْوَضِيعَةُ (الخسارة) فِي الْمُضَارَبَةِ عَلَى الْمَالِ خَاصَّةً, لَيْسَ عَلَى الْعَامِلِ مِنْهَا شَيْءٌ; لِأَنَّ الْوَضِيعَةَ عِبَارَةٌ عَنْ نُقْصَانِ رَأْسِ الْمَالِ, وَهُوَ مُخْتَصٌّ بِمِلْكِ رَبِّهِ, لَا شَيْءَ لِلْعَامِلِ فِيهِ, فَيَكُونُ نَقْصُهُ مِنْ مَالِهِ دُونَ غَيْرِهِ; وَإِنَّمَا يَشْتَرِكَانِ فِيمَا يَحْصُلُ مِنْ النَّمَاءِ" (المغني" (5/22))

مضاربہ میں خاص مال پر خسارہ ہے، اس میں سے عامل پر کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ خسارہ رأس المال سے عبارت ہے، اور وہ مال کے مالک کے ساتھ مختص ہے اس میں سے عامل پر کچھ نہیں ہے، اور نقصان اس کے مال سے ہوا ہے کسی اور کے مال سے نہیں، اور مال کی بڑھوتری (یعنی نفع) میں وہ دونوں شریک ہونگے۔

حتی کہ مضاربہ کے نقصان میں عامل کی شراکت کی شرط لگانا بھی درست نہیں ہے، اہل علم فرماتے ہیں کہ مضاربہ میں عامل پر رأس المال کی ضمانت لینا ایک فاسد شرط ہے۔ الموسوعۃ الفقہیۃ" (64-38/63)

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں آپ کے کاروبار کا جو نقصان ہوا ہے وہ مالک (علی) کا ہے اور عامل (عمران) پر کسی قسم کا کوئی تاوان نہیں ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1